بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
المصلح
فی پرچہ ۲
جمعہ
یکم محرم سنہ ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر:- عبد القادر بی۔ اے
جلد ۶ | ۱۱ تبوک ۱۳۳۲ ہش - ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۳۷

امریکہ نے مشرق وسطی کا دفاعی ادارہ قائم کرنے کی کوشش ترک کر دی

مشرق وسطی کے ممالک اس ادارہ میں شامل ہونے کیلئے تیار نہیں - امریکی وزیر خارجہ کا اعلان

واشنگٹن ۱۰ ستمبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے مشرق وسطی کا دفاعی ادارہ قائم کرنے کی کوشش ترک کر دی ہے۔ کیونکہ مشرق وسطی کے ممالک اس ادارے میں شامل ہونے کے لئے تیار نہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے یہ اعلان اس کانفرنس میں کیا۔ جو امریکہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے وزرائے خارجہ کے درمیان یہاں ہو رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ چونکہ مشرق وسطی کے ممالک اس میں شامل نہیں ہوئے۔ اس لئے یہ ادارہ قائم کرنا سردست ممکن نہیں ہے۔ مصر اور برطانیہ میں سویز کے دفاع پر جو بات چیت ہو رہی ہے اس کی بنا پر بھی ایسے ادارے کا قیام ابھی چنداں مفید نہیں ہوگا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے وزرائے خارجہ نے بھی مسٹر ڈلس کے اس خیال سے اظہار اتفاق کیا ہے۔ کانفرنس میں متفقہ طور پر یہ بھی فیصلہ کیا کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے اور اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کی ہر کوشش کی فی الحال مخالفت کی جائے۔

صدر عالمی بنک کی تجویز کی مخالفت

واشنگٹن ۱۰ ستمبر۔ ایشیا کے متعدد ممالک نے عالمی بنک کے صدر کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔ کہ کم ترقی یافتہ ممالک کو ترقی کے پروگراموں کے لئے نجی سرمایہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ان ممالک کے نمائندوں نے کہا ہے۔ کہ ایشیا کے بہت سے ممالک ایسے وسائل سے محروم ہیں جن کے ذریعہ وہ عالمی بنک کی مدد کے بغیر ترقی کے پروگراموں کو کامیاب بنا سکیں۔ عالمی بنک کے صدر نے اس سلسلے میں کہا ہے۔ کہ میرے بیان سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا مقصد یہ نہیں تھا۔ کہ کم ترقی یافتہ ممالک سارا سرمایہ خود مہیا کریں۔ بلکہ یہ تھا۔ کہ ان ممالک کو نجی سرمایہ مہیا کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنے کے بعد عالمی بنک کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۷ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ زخم کی حالت پوری طرح ٹھیک نہیں نیز کھانسی کی تکلیف بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

مکرم مولود احمد صاحب واقف زندگی

آج دوپہر انگلستان روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۱۰ ستمبر۔ مکرم جناب مولود احمد صاحب بی۔ اے شاہد تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں کل مورخہ ۱۱ ستمبر کو بعد دوپہر "ایشیا" نامی بحری جہاز کے ذریعہ انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاز پورٹ سے قریباً دو بجے روانہ ہوگا۔ احباب ۱۱ بجے کے بعد پورٹ پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہہ سکتے ہیں۔

شہنشاہ ایران سے سیاسی قیدیوں کو معافی دینے کی درخواست

تہران ۱۰ ستمبر۔ ایران کی نئی حکومت نے شہنشاہ ایران سے درخواست کی ہے کہ وہ سلامتی کے ساتھ اپنی واپسی کی خوشی میں سیاسی قیدیوں کو معافی دیدیں۔ حکومت کے ترجمان نے اس بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کی کہ آیا رہا ہونے والے سیاسی قیدیوں میں ڈاکٹر مصدق بھی شامل ہوں گے یا نہیں۔ ابھی تک ان کے متعلق یہی سننے میں آ رہا ہے۔ ان کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی سفیر مقیم تہران نے بعض ان خبروں کے متعلق جو ان کی حکومت کے بارے میں پھیلائی گئی تھیں حکومت ایران سے شدید احتجاج کیا ہے۔

برطانوی لانچ پر چینی جہاز کا حملہ

ہانگ کانگ ۱۰ ستمبر۔ کل ہانگ کانگ کے قریب کمیونسٹ چین کے ایک بحری جہاز نے ایک برطانوی لانچ پر گولیاں برسائیں۔ جس سے چھ آدمی ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔ یہ حادثہ ہانگ کانگ سے بیس میل جنوب مغرب میں پیش آیا۔

پاکستان سے حکومت فرانس کا احتجاج

پیرس ۱۰ ستمبر۔ یہاں کے سفارتی حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ فرانس نے حکومت پاکستان کو اس مضمون کا ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے پاکستانی وفد میں ایک تونسی باشندے کو کیوں شامل کیا گیا ہے۔ مراسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان کا اپنے قومی وفد میں کسی غیر ملکی باشندے کو شامل کرنا سفارتی آداب کے خلاف ہے۔

مشرق وسطی کے لئے عالمی بنک کے مستقل نمائندے کا تقرر

نیویارک ۱۰ ستمبر۔ عالمی بنک نے مشرق وسطی میں اپنا ایک مستقل نمائندہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہاں کے ممالک کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے قرضے وغیرہ حاصل کرنے میں آسانی میسر آ سکے۔ اس سلسلے میں ہالینڈ کے سابق وزیر خزانہ کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ ان کا صدر دفتر لبنان کے دار الحکومت بیروت میں ہوگا۔

قاہرہ میں جنرل نجیب اور دیگر عرب قائدین سے

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی ملاقات

قاہرہ ۱۰ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل یہاں اس خبر کی تصدیق کی۔ کہ جہاں تک جنرل اسمبلی میں تونس اور مراکش کے مسائل پیش کرنے سے متعلق عرب ایشیائی گروپ کی درخواست کا تعلق ہے۔ پاکستانی وفد اس کی پوری پوری حمایت کرے گا۔ آپ کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ جاتے ہوئے کراچی سے قاہرہ پہنچے تھے۔ یہاں پہنچنے کے معاً بعد آپ نے مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب سے مختلف مسائل کے متعلق بات چیت کی۔ آپ مصر کے وزیر خارجہ محمد فوزی اور وزیر تجارت بہجت بغدادی سے بھی ملے۔ ملاقات کے اختتام پر آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم نے جنرل اسمبلی میں پیش ہونے والے تمام مسائل کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا ہے۔ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے والے پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے نیویارک تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ کراچی سے منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو بی او اے سی کے ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہوئے تھے۔

ڈرگ روڈ کے قریب دس ہزار مہاجرین کی آبادکاری

کراچی ۱۰ ستمبر کراچی میں ڈرگ روڈ کے قریب بعض اور مہاجرین کو بھی آباد کیا گیا ہے۔ اب تک وہاں قریباً دس ہزار مہاجر آباد ہو چکے ہیں۔ محکمہ آبادکاری کی طرف سے انہیں وہاں اپنے ذاتی مکانات بھی تعمیر کرنے کی اجازت بھی دے دی گئی ہے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی بل کی مزید گیارہ ترامیم منظور

ڈھاکہ ۱۰ ستمبر۔ مشرقی بنگال اسمبلی نے بعض سرکاری ترمیموں کے ساتھ کل ڈھاکہ یونیورسٹی بل کی مزید ۱۱ دفعات منظور کر لیں۔ اب تک بل کی بیس دفعات منظور ہو چکی ہیں۔ حزب مخالف کی پیش کردہ کوئی ترمیم بھی منظور نہیں ہوئی ہے۔

قبائلی علاقوں میں معاشرتی سکیم کے تحت

سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیر

پشاور ۱۰ ستمبر۔ سرحدی اور قبائلی علاقوں میں معاشرتی ترقی کی سکیم کے تحت آج کل سکولوں اور ہسپتالوں کی بہت سی عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں ان عمارتوں پر ۲۰ لاکھ ۶۰ ہزار روپے سے بھی زیادہ رقم خرچ ہوگی۔ غالباً یہ عمارتیں مارچ ۱۹۵۴ء تک مکمل ہو جائیں گی۔ معاشرتی ترقی کی سکیم کے تحت ان علاقوں میں چھ ہائی سکول لڑکوں کے ۳۵ پرائمری اسکول اور لڑکیوں کے پانچ ابتدائی سکول کھولے جائیں گے۔ علاوہ ازیں نئے ہسپتال اور شفاخانے کھولنے کی بھی تجویز ہے جن میں سے بعض کی عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں۔

برمی صحافیوں کی وزیر اعظم سے ملاقات

کراچی ۱۰ ستمبر۔ برما کے اخبار نویسوں نے جو ان دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں کل وزیر اعظم جناب محمد علی سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات نصف گھنٹے تک جاری رہی۔

تعطیل

بوجہ یوم وفات قائد اعظم مورخہ ۱۱-۹-۵۳ کو مطبع بند رہے گا۔ لہٰذا ۱۲-۹-۵۳ کا پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ احباب کرام و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر)

انجمن پریس میں طبع ہو کر دفتر روزنامہ المصلح سے شائع ہوا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۱ تبوک ۱۳۳۲ھ

معقولیت کا تقاضہ

ناظر پرنٹنگ پریس میکلوڈ روڈ کراچی میں "اصل دستوری سفارشات اور مختلف مکاتب خیال کے مشاہیر علما کا متفقہ تبصرہ اور ترمیمات" کے طویل نام پر ایک ۸۰ صفحہ کا رسالہ مودودی صاحب کی جماعت نے "ضمیمہ چراغ راہ" کے طور پر جولائی ۔ جون ۔ مئی ۱۹۵۳ء میں اسے مختلف مہینے ٹائیٹل پیج ۔ دوسرے ٹائیٹل اور صفحہ ۲ پر بتدریج درج ہیں ۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی تصنیف قادیانی مسئلہ کی طرح بے شمار تعداد میں شائع کر کے عوام میں مفت تقسیم اور قیمتاً فروخت کیا ہے اور کیا جا رہا ہے ۔ اس میں ص۱ سے آگے سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کی طرف سے "تشریحات" شروع ہوتی ہیں ۔ جو در اصل جیسا کہ ادارہ "چراغ راہ" کی طرف سے شروع کے جلی نوٹ میں واضح کیا گیا ہے ۔ یہ سید مودودی صاحب کی وہ مشہور فتنہ انگیز تقریر ہے ، جو آپ نے ۳۰ جنوری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں کی تھی ۔ اور جو ان کی جماعت کی طرف سے ریکارڈ کر لی گئی تھی ۔ اور جسے ریکارڈ سے مرتب کر کے بقول خود شائع کیا گیا ہے ۔ اس تقریر میں سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے "قادیانیت" کے متعلق بھی ارشادات فرمائے تھے ۔ آپ فرماتے ہیں :-

"آخری چیز یہ ہے کہ قادیانیوں کے مسئلہ کو ان لوگوں نے پھر نظر انداز کیا ہے ۔ حالانکہ تمام مسلمانوں نے بالاتفاق یہ کہا تھا کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ۔ واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے محلات ، اپنی کوٹھیوں اور اپنے دفتروں میں تشریف رکھتے ہیں ۔ اور جن کو ملک کی عام زندگی سے کوئی واقفیت نہیں ہے ۔ وہ اس بات کو بالکل محسوس نہیں کر رہے ہیں ۔ کہ اس ملک میں قادیانی مسئلے کی نوعیت کیا ہے ۔ لیکن جن لوگوں کو حقیقی حالات سے براہ راست سابقہ ہے ۔ ان کو معلوم ہے کہ یہاں قادیانیت کی بدولت کتنا معاشرتی فساد برپا ہے ۔ کتنا معاشی زندگی کے اندر فساد برپا ہے ۔ اور کتنا سیاسی زندگی میں فساد برپا ہے ۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دینا کم سے کم تدبیر ہے ۔ جو ان لوگوں کے معاملے میں اختیار کی جا سکتی ہے ۔ ۱۹۵۰ء میں جب میں پنجاب کے دورے پر نکلا ۔ اور صوبے کے بڑے حصہ کا میں نے سفر کیا ۔ تو میں نے ربوہ کے آس پاس کے اضلاع شیخوپورہ جھنگ ، سرگودھا اور لائل پور میں عام لوگوں کو قادیانیت کے خلاف سخت برافروختہ پایا ۔ وہاں عموماً لوگ مجھ سے یہ کہتے تھے کہ یہ ایک بلا ہے جو ہمارے سروں پر مسلط کر دی گئی ہے ۔ اس عام ناراضی کی وجہ قادیانیوں کی جارحانہ تبلیغ ہے ۔ ایک قادیانی زبردستی دوسروں کے سر اپنا عقیدہ منڈھنے کی کوشش کرتا ہے ۔ اس سے خاموش سفر نہیں کیا جا سکتا ۔ وہ خواہ بس ہو یا ریل میں کسی نہ کسی طرح موقعہ نکال کر اپنے ہمسفروں کے ساتھ ایک مناظرہ چھیڑ دیتا ہے ۔ علاقے میں سفر کرنے والے لوگ سخت تنگ ہیں پھر وہ نکلتا ہے اور آس پاس کے دیہات میں جا کر خواہ مخواہ مناظرہ بازی شروع کر دیتا ہے ۔ ان حرکات سے اس علاقے کے عام لوگ سخت نالاں ہیں ۔ پھر اگر کوئی شخص کسی خاندان میں قادیانی ہو جاتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اس خاندان میں پھوٹ پڑ گئی ۔ پھر وہ اپنے بھائی بندوں کے ساتھ نہ نماز میں شریک رہتا ہے نہ شادی بیاہ کا ۔ اور نہ کسی مرنے والے بھائی کی نماز جنازہ کا ۔ اس طرح یہ قادیانیت معاشرے کو پھاڑ کر رکھ دیتی ہے ۔ اور بھائی کو بھائی سے اور باپ کو بیٹے سے اور شوہر کو بیوی سے کاٹ کر الگ کر دیتی ہے ۔ اس مسئلے سے ہمیں اپنے معاشرے میں شب و روز سابقہ پیش آتا ہے ۔ اور خاص طور پر پنجاب میں ہزاروں خاندان اس سے متاثر ہیں ۔ میرا یہ اندازہ ہے ۔ اور دوسرے لوگ بھی جو حالات کو براہ راست جانتے ہیں ۔ اس امر کا سخت اندیشہ رکھتے ہیں کہ اگر یہ صورت حال یونہی جاری رہی ۔ اور جلدی اس کا تدارک نہ کیا گیا تو یقیناً اس ملک میں اسی طرح سے قادیانی مسلم فسادات شروع ہو جائیں گے ۔ جس طرح پہلے ہندو مسلم فسادات ہو چکے ہیں ۔" (دستوری سفارشات ص۳۷)

پھر اپنی تصنیف "قادیانی مسئلہ" میں بھی جس کو بقول خود سید مودودی صاحب کی جماعت نے لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا اور تقسیم کیا ہے اور اب بھی کر رہی ہے فرماتے ہیں ۔

"بلاشبہ مسلمانوں میں قادیانیوں کے علاوہ بعض اور گروہ بھی ایسے موجود ہیں ، جو اسلام کی بنیادی حقیقتوں میں مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں ۔ اور مذہبی و معاشرتی تعلقات منقطع کر کے اپنی جداگانہ تنظیم کر چکے ہیں ۔ لیکن چند وجوہ ایسے ہیں ، جن کی بناء پر ان کا معاملہ قادیانیوں سے بالکل مختلف ہے ۔

وہ مسلمانوں سے کٹ کر بس الگ تھلگ ہو بیٹھے ہیں ۔ ان کی مثال ایسی ہے ۔ جیسے چند چھوٹی چھوٹی چٹانیں ہوں جو سرحد پر پڑی ہوئی ہوں ۔ اس لئے ان کے وجود پر صبر کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن قادیانی مسلمانوں کے اندر مسلمان بن کر گھستے ہیں ۔ اسلام کے نام سے اپنے مسلک کی اشاعت کرتے ہیں ۔ مناظرہ بازی اور جارحانہ تبلیغ کرتے پھرتے ہیں اور مسلم معاشرے کے اجزاء کو توڑ توڑ کر اپنے جداگانہ معاشرے میں شامل کرنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں ۔ ان کی بدولت مسلم معاشرے میں اختلال و انتشار کا ایک مستقل فتنہ برپا ہے ۔ جس کی وجہ سے ان کے معاملے میں ہمارے لئے وہ صبر ممکن نہیں ہے ۔ جو دوسرے گروہوں کے معاملے میں کیا جا سکتا ہے ۔

ان گروہوں کا مسئلہ ہمارے لئے صرف ایک دینیاتی مسئلہ ہے کہ آیا اپنے مخصوص عقائد کی بناء پر وہ اسلام کے پیرو سمجھے جا سکتے ہیں یا نہیں ۔ اگر بالفرض وہ اسلام کے پیرو نہ بھی مانے جائیں ۔ تو جس جمود کی حالت میں وہ ہیں ۔ اس کی وجہ سے ان کا مسلمانوں میں شامل رہنا ہمارے لئے نہ خطرۂ ایمان ہے ۔ اور نہ کوئی معاشرتی یا سیاسی مسئلہ ہی پیدا کرتا ہے ۔ لیکن مسلمانوں میں قادیانی مسلک کی مسلسل تبلیغ ایک طرف لاکھوں ناواقف دین مسلمانوں کے لئے ایمان کا خطرہ بنی ہوئی ہے ۔ اور دوسری طرف جس خاندان میں بھی ان کی یہ تبلیغ کارگر ہو جاتی ہے ۔ وہاں فوراً ایک معاشرتی مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ کہیں شوہر اور بیوی میں جدائی پڑ رہی ہے ۔ کہیں باپ ۔ اور بیٹے ایک دوسرے سے کٹ رہے ہیں اور کہیں بھائی اور بھائی کے درمیان شادی و غم کی شرکت کے تعلقات منقطع ہو رہے ہیں ۔ اس پر مزید یہ کہ قادیانیوں کی جتھہ بندی سرکاری دفتروں میں تجارت میں صنعت میں زراعت میں ۔ غرض زندگی کے ہر میدان میں مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما ہے ۔ جس سے معاشرتی مسئلے کے علاوہ اور دوسرے مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں ۔" (قادیانی مسئلہ ص۲۰-۲۱)

یہ حوالے غور سے ملاحظہ کئے جائیں ۔ اور دیکھیں کہ الٰہی تصرف بعض وقت کس طرح کام کرتا ہے ۔ ابھی جناب مودودی صاحب نے "احمدیت" پر شاید یہ اعتراضات سوچے بھی نہ تھے ۔ کہ مسلمانوں کے چیدہ علماء نے یہی بلکہ اس سے بھی زیادہ سنگین الزامات خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت پر عائد کئے تھے ۔ ذیل میں ہم حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے ایک مضمون سے ایک حوالہ درج کرتے ہیں ، جو انہوں نے اکتوبر ۱۹۵۱ء میں لکھا تھا ۔ اور جسکو اب ہفت روزہ "قرطاس" کراچی نے اپنے ۱۱ جولائی ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے ۔ جہاں سے ہم نے یہ اقتباس نقل کیا ہے ۔ مولانا حسین احمد مدنی فرماتے ہیں :

"جیسا کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متبعین سے پیش آیا کہ انہوں نے نجد سے خروج کیا اور حرم مکہ اور حرم مدینہ پر تسلط جمایا ۔ اور اس کے مدعی رہے کہ حنابلہ کے مذہب کے پابند ہیں ۔ لیکن ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہ لوگ ہیں جو ہمارے ہم مشرب ہیں ۔ اور جو ہمارے اعتقاد کے مخالف ہیں وہ سب مشرک ہیں ۔ اور اس فاسد عقیدہ کی وجہ سے اہل سنت والجماعت کا قتل کر دینا اور ان کے علمائے حق کو مار ڈالنا مباح سمجھا ۔ ان کا تسلط قائم رہا ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے غلبہ کو فنا کر دیا ۔ اور اسلامی شہروں کو ان کے مقابلہ میں کامیابی عطا فرمائی ۱۲۳۳ھ میں

اور جو کہ ابن سعود کے تسلط کے وقت میں غطغط اور دخنہ نے مسلمانوں کے قتل اور اموال کے لوٹنے کی صورت میں ہویدا کیا ۔ اور بالآخر ابن سعود نے جنگ آکر ان قبیلوں کی قوت کا قلع قمع کیا ۔

ایسی ہی تعلیمات کے نتیجے ہیں ، جن کو آجکل مودودی صاحب کے اتباع نے شروع کر دیا ہے

ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔

یہاں یہ حال ہے جو شخص بھی اس تحریک سے متاثر ہو گیا ہے وہ شعوری اور غیر شعوری طور پر تمام سلف صالحین کی عظمت اور رفعت اپنے دل سے نکال چکا ہے ۔ تقلید اس کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتی ۔ وہ ہر موقعہ پر کورانہ تقلید کے الفاظ استعمال کرتا ہے ۔ اگرچہ مودودی صاحب کا ربقۂ تقلید وہ اپنی گردن میں ڈال چکا ہو ۔ وہ عام مسلمانوں سے اپنے آپکو کچھ علیحدہ سمجھتا ہے ۔ اور اس کی ہر چال ڈھال انداز تکلم ہر

حساس آدمی کی نظر میں علیحدہ اور امتیازی نظر آتا ہے۔ مودودی اور غیر مودودی مسلمانوں میں انتشار وافتراق بڑی حد تک پھیل چکا ہے اگر کسی سکول کا ہیڈ ماسٹر مودودیت سے متاثر ہو چکا ہے۔ تو وہ مذہبی لحاظ سے اپنے چپڑاسی پر رحم نہیں کرتا۔ اگر کسی کمپنی کا منیجر مودودی ہو چکا ہے تو وہ ایک کلرک کی بھرتی کے وقت مودودی کلرک رکھنا چاہتا ہے۔ بیٹا مودودی ہو گیا ہے۔ تو وہ بوڑھے اور ضعیف اور حاجتمند باپ کی امداد نہیں کرتا۔ بھائی سے بھائی۔ چچا سے بھتیجا، ماموں سے بھانجا آپس میں دست وگریباں ہیں۔ پرانی دوستیاں ختم ہو گئی ہیں عزیزوں میں افتراق واختلاف رونما ہو گیا۔

جناب محترم ان تمام باتوں کی بوقت ضرورت نشان دہی کی جا سکتی ہے۔

غور فرمایئے کہ مودودیوں کے اس غلو اور افراط کے نتائج (کہ وہ اپنی جماعت کو ہی اصلی مسلمان قرار دیتے ہیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو نسلی مسلمان قرار دے کر سلف اور متبعین مذاہب اربعہ اور صوفیہ کرام کو دلخراش الفاظ سے اعلانیہ ذکر کرتے ہوئے تحقیر اور تحمیق وتجہیل کرتے ہیں۔ اور سلف صالحین وصحابہ کرام سے آج تک کے تمام مسلم افراد پر زبان درازیاں کرتے ہوئے سب وشتم کرتے ہیں کہاں سے کہاں پہنچ رہے ہیں۔ اور آئندہ ان نتائج کے کیا کیا پھل پھول لگ سکتے ہیں۔ دوربین اور سمجھدار لوگوں کو متنبہ ہونا اور عبرت پکڑنا ازبس ضروری ہے۔ اور جس قدر احتیاط اور انضباط ممکن ہو عمل میں لانا واجب ہے۔

واللہ الموفق ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ محرم ۱۳۷۱ھ اکتوبر ۱۹۵۱ء

(ماخوذ از ہفت روزہ "قرطاس" کراچی مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۵۳ء)

دیکھ لیجئے مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے تقریباً انہی الفاظ میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق مودودی صاحب سے تقریباً سوا سال پہلے فرمایا ہے۔ جو مودودی صاحب فرما کر جماعت احمدیہ کو ملزم گردانے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ مولانا حسین احمد مدنی اور سید ابوالاعلیٰ مودودی دونوں پاکستان کے قیام کے مخالف تھے۔ اگرچہ دونوں کی مخالفت کی وجوہات مختلف ہوں۔ اور پھر دونوں ہی جماعت احمدیہ کے بھی مخالف ہیں۔

ہم نے یہاں صرف مدنی صاحب کا حوالہ بطور نمونہ کے پیش کیا ہے ورنہ تقریباً تمام علمائے اسلام نے سید صاحب اور انکی جماعت کے متعلق کچھ اسی قسم کی رائے کا اظہار کیا ہے۔ ہم اس پر مزید تبصرہ نہیں کرنا چاہتے ہوئے اس سے کہ کیا "معقولیت" کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ اگر مثلاً علماء اور عوام کے ایسے فیصلوں پر کسی فرد یا جماعت کو مستوجب سزا قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو کیا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے لئے واجب نہیں تھا کہ وہ جیسا کہ وہ اکثر احمدیوں کو مشورہ دینے کے عادی ہیں کہ انکا فائدہ اسی علاج میں ہے۔ جو وہ تجویز کرتے ہیں۔ خود اپنے آپ کو بھی ایک دفعہ وہی مشورہ دیتے اور اس پر عمل کر کے دکھاتے اور نمونہ پیش کرتے

ہمیں یہ لکھنے کی ضرورت نہ تھی مگر کیا جائے۔ مودودی صاحب کی جماعت "قادیانی مسئلہ" اور رسالہ محولہ بالا لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے ابھی تک تقسیم کئے جا رہی ہے ہمیں مجبوراً فرقہ پرستی کی اس فتنہ کی حقیقت واشگاف کرنے کے لئے کاغذ سیاہ اور وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔

پھر جب بقول مودودی صاحب جو انہوں نے "احمدیت" کے متعلق اپنی تقریر اور رسالہ قادیانی مسئلہ میں فرمایا ہے وہی کچھ جیسا کہ مولانا مدنی کے حوالے سے ظاہر ہے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق اور بھی زیادہ موزونیت کے ساتھ کہا جا سکتا ہے یعنے

"مودودی صاحب کی جماعت کا مسئلہ محض ایک مذہبی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک معاشرتی معاشی اور سیاسی مسئلہ بھی ہے۔" (قادیانی مسئلہ صہ۲)

تو کیا یہ "معقولیت" کا تقاضا نہیں ہے کہ انکے فیصلہ کو پہلے انہی پر چسپاں کیا جائے؟

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم دین کی خاطر قربانی کرنے پر کمربستہ ہو جاؤ۔ تا اللہ تعالیٰ تمہاری تمام رکاوٹوں کو دور کر دے

"اصل بات یہی ہے۔ کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی۔ اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا۔ کہ آبادی ہو۔ وہاں مشیت ایزدی سے ویرانہ بن گیا۔ اور الوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا۔ کہ ویرانہ ہو۔ وہ ہتیا ہو کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دعوے اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو۔ کہ معلوم ہو۔ کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشتغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے۔ ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔

دن بہت ہی نازک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پروا نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں سے کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے والے وہی ہیں۔ جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آجاتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگالو گے۔ اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں۔ اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں۔ ان کی مالک پروا نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی ان کو کھا جاوے۔ یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھیرو گے۔ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جاوے۔ تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپروا بناؤ گے۔ تو تمہارا بھی ویسا ہی حال ہو گا۔ چاہیئے۔ کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو۔ کہ اب وہ وقت ہے۔ کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ لوگ تمہاری مخالفت کریں گے۔ ان کو نرمی سے سمجھاؤ۔ اور جوش کو ہرگز کام میں نہ لاؤ۔ یہ میری وصیت ہے اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو۔ کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا۔ بلکہ نرمی اور آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔

دعا کیا ہے؟

دعا نہایت نازک امر ہے۔ اور اس کے لئے شرط ہے۔ کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ پیدا ہو جائے۔ کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے۔ اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جاوے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیتا ہے ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے۔

فرمایا اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے۔ تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقت ڈال دیتا ہے۔ مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے۔ کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بنائے۔ کہ اضطراراً داعی کو اسی کی طرف توجہ ہو جائے۔ جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے۔ اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے۔ کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں۔ کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے۔ اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسول کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے۔ وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔ پھر فرمایا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر ومنزلت ہے۔ جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پروا نہیں کرتا۔ کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔"

خدا تعالیٰ اور بندہ کے درمیان رابطہ کا حال

ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ

"دو دوستوں میں دوستی اس صورت میں نبھ سکتی ہے۔ کہ کبھی وہ اس کی مان لے۔ اور کبھی یہ اس کی۔ اگر ایک شخص سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہو جائے۔ تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ اور بندہ کے رابطہ کا ہونا چاہیئے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اس کی سن لے۔ اور اس پر فضل کے دروازے کھول دے اور کبھی بندہ اس کی قضا وقدر پر راضی ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حق خدا تعالیٰ کا ہی ہے۔ کہ وہ بندہ کا امتحان لے۔ اور یہ امتحان اسی کی طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے۔ کہ امتحان کے بعد جو اچھے نکلیں۔ انہیں اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے"

(ملفوظات)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک اپنے دشمنوں سے

خدا تعالےٰ کی صفات کاملہ کی وضاحت ہی چونکہ شریعت کہلاتی ہے اور الٰہی صفات سے متصف وتجلی اگر ہوتا ہے تو انبیاء ومرسلین کا وجود ہی ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے اخلاص سے ہر کس و ناکس کی ویسے ہی پرورش کرتے ہیں جیسے کہ ان کا آقا ومحسن اپنے رحمت بھرے اخلاق سے مخلوقات کی پرورش میں رات دن نعمتوں کی بھرمار رکھتا ہے۔ کوئی کفر کرتا ہے تو اس کی آنکھیں بھی ایک حد تک ٹھنڈی ہی رہتی ہیں۔ اگر کسی میں شرم وحیا کا نام ونشان ہی نہیں تو وہ بھی ایک لمبے عرصہ تک بے انتہا نعمتوں کا ذخیرہ اپنے گرد وپیش پاتا ہے۔ کیوں نہ ہو رب العالمین ہے۔ الرحمٰن ہے۔ الرحیم ہے۔ کوئی اخلاق فاضلہ سے رات دن مجاہدہ کرتا ہے۔ تو بے انتہا نعماء کا وارث بنانے کے لئے وہ مالک یوم الدین بھی ہے ٭

صفاتِ الٰہی کا عملی نمونہ

انسان اور اس کا ماحول اس کا تمدن اور اس کا سلسلہ معاشرت بغیر اخلاق فاضلہ کے یا دوسرے لفظوں میں بدوں ان اخلاق کے جو خدا تعالےٰ کے اخلاق ہیں۔ اور جن پر ہی انسان کی خوش معاشرت کا سارا دارومدار ہے) چونکہ پر امن اور سکون وراحت کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اس لئے از حد ضروری ہے کہ اس کے اخلاق میں ربوبیت۔ رحمانیت۔ اور رحیمیت کا پہلو اپنی نمود عملی رنگ میں کھلے طور سے دکھاتا رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں یہ صفت اپنے چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہر وقت ہمیں بسہولت نظر آسکتی ہے۔

فطرتِ سلیمہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ آپؐ کے رات دن کے ساتھی آپؐ کی فطرت کی تصویر یوں کھینچتے ہیں۔

"نہیں بدلا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے لئے کسی چیز میں کبھی بھی۔ مگر حرمت اللہ کی بے عزتی میں محض لوجہ اللہ انتقام لیا ہو تو لیا ہو (بخاری مسلم) ایک اعرابی آتا ہے آپؐ کی چادر اس زور سے کھینچتا ہے کہ آپ کے گلے میں چادر کی رگڑ سے نشانات پڑ جاتے ہیں۔ غرض اس کی صرف یہ ہے۔ کہ اے محمدؐ مجھے کچھ دلاؤ۔ آپؐ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور مسکرا کر فرماتے ہیں۔ بھئی اسے دو اور ضرور دو (بخاری مسلم) ایک قوم کی بھلائی کے لئے آپؐ سفر کرکے جاتے ہیں۔ اور ان کے سامنے اس الٰہی کو پیش کرتے ہیں۔ جس کے نہ ہونے سے زمین وآسمان کی خلق باطل ہوئی جا رہی ہے۔ لیکن عبد یالیل چند اوباشوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیتا ہے جو آپؐ کو نہایت ہی بے دردی سے لہولہان کر دیتے ہیں۔ اور آپؐ کو اس قدر تکلیف دیتے ہیں۔ کہ آپؐ اس تکلیف کو جنگ احد کی تکلیف سے کہیں بڑھ کر محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے تذکرہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ دن مجھ پر بڑا سخت دن تھا۔ مگر جب اس قوم کی بربادی کے لئے منشاء الٰہی ظاہر ہوتا ہے۔ تو آپؐ فرماتے ہیں۔ رہنے دیں ممکن ہے اس قوم سے ایسی نسل نکلے جو میرے آقا کی توحید کے گیت گانے والی ہو۔ اللہ اللہ کیا ہمدردی ہے مخلوق ایذدی سے اور کیسی محبت ہے اپنے محسن مولا کا نام بلند ہونے سے۔

خون کے پیاسے دشمن سے سلوک

اسی طرح ایک خون کا پیاسا آپؐ کے سرہانے شمشیر برہنہ لئے کھڑا ہے۔ آپؐ کو بے بس پا کر خبردار کر کے للکارتا ہے۔ کہ اے محمدؐ بتا تو سہی اب تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ بڑے اطمینان سے بزور فرماتے ہیں۔ اللّٰہ۔ اس پر اس ظالم کے ہاتھ سے تلوار گر پڑتی ہے۔ مگر وہی تلوار جب آپؐ کے ہاتھ میں آتی ہے۔ تو عفو کے دامن میں پناہ لیکر خوش بخوش اپنے گھر کی راہ لیتا ہے۔ کیوں نہ ہو رحمۃ للعٰلمین جو ہوئے۔ اسی آقا کے عبد جو ہوئے جو رب العالمین ہے ٭

اہل مکہ سے عفو

اہل مکہ دس سال تک متواتر تکالیف کا پہاڑ آپؐ پر گراتے رہے۔ انہوں نے آپؐ کے ساتھیوں کو شہید کیا۔ جلاوطن کیا عورتوں کو بُری طرح تکلیفیں دیں۔ بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دو تین سال محصور کئے گئے۔ آب ودانہ ورسد کو ان پر بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ بھوک اور شدت تکالیف دیکھ کر اگر کسی کا دل پسیجا تو کچھ دن اچھے نکل گئے۔ ورنہ مصائب پر مصائب نااہل قوم نے آپؐ پر اور آپؐ کے ساتھیوں پر موسلادھار بارش کی طرح برسائے۔ صحابہؓ کو عرب کی چلچلاتی دھوپ میں ریت اور گرم پتھروں پر باندھ کر لٹایا گیا۔ دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹانے سے دریغ نہ کیا۔ آپؐ کے قتل کے لئے انعام مقرر کئے گئے۔ مدینہ میں ہجرت کی تو وہاں بھی آپؐ کو امن نہ لینے دیا۔ لشکر کشیاں کیں ایڑی سے چوٹی تک زور لگا دیا۔ اور چاہا آپؐ کو اور آپؐ کی جماعت کو صفحہ ہستی سے جتنی جلدی بھی ہو نیست ونابود کیا جائے۔ مگر وہی اہل مکہ جب بارہ ہزار قدسیوں کی سطوت سے مفتوح ہوتے ہیں۔ تو آپؐ سے وہی درخواست کرتے ہیں۔ جو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے بھائی سے کی تھی۔ چنانچہ عفو اور ستاری کے حصن حصین میں بعافیت پناہ لیتے ہیں۔ اور ان کو ذرہ بھر آنچ نہیں پہنچائی جاتی۔ ایسا کیوں ہوا۔ اس لئے کہ آپؐ کی زندگی کا مقصد دشمنوں سے انتقام لینا یا اپنے نفسانی جوش کو سیراب کرنا نہ تھا۔ بلکہ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین تھا یعنی یہ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اس اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔

کور باطن یہود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی سیاہ رو دشمنوں کے ساتھ پالا پڑا تھا۔ پھر ان کے ساتھ جس قدر عفو اور درگذر سے کام لیا گیا تھا اس کی نظیر قرونِ اولیٰ کے مقدسوں کے دشمنوں میں ملنی نہایت ہی مشکل ہے۔ وہ کور باطن یہود جو رات دن آپؐ کے خلاف منصوبہ بازیاں کرتے تھے اور بہ سبب مالدار اور بارسوخ ہونے کے قبائل عرب کو ہمیشہ اُکسا اُکسا کر آپؐ پر چڑھا لاتے تھے۔ آپؐ کو زہر تک دینے اور سر پر پتھر گرانے کی تدابیر میں اور ہر قسم کی ناجائز کوششیں بربادی اور تباہی کی کرنے میں ہر وقت لگے رہتے تھے۔ معاہدوں کی پاسداری ان کے لئے ضروری نہ تھی اور پاس کی سلطنتوں کے درباروں میں رسوخ رکھنے کی وجہ سے۔ ان سلطنتوں کو صحابہ رضؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بربادی اور ہلاکت کے لئے اکسانا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ ایسے بدترین دشمن جب مجبوراً جلاوطن کئے گئے تو سب کو سب چلے جانے کی اجازت دیدی گئی۔ حتیٰ کہ وہ اپنے مکانوں کو گرا کر چھتوں کا سامان بھی لاد کر لے گئے۔ ہاں ایک دفعہ ان کے کچھ آدمی قتل کئے گئے تھے۔ مگر وہ بھی ان بدبختوں کی بدظنی کی پاداش کا نتیجہ تھا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم پر امید رکھ کر آپؐ کو ہی حکم مان لیتے تو بخدا ان کے خون سے زمین کا منہ ہرگز ہرگز سرخ نہ کیا جاتا۔ ان کم نصیبوں نے حضرت سعدؓ کے فیصلے کو اپنے لئے بچاؤ کا فیصلہ تصور کرتے ہوئے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔ پھر کیا تھا تلوار نے اپنا کام کیا۔ آسمانی قضاء وقدر میں چونکہ ان کی بدکرداریوں کی منزل یہی مقرر کی گئی تھی۔ اس لئے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جو رحمۃ للعالمین تھے ان کے آڑے نہ آسکے اور اس پر آپؐ کو افسوس بھی کرنا پڑا۔

عیسائی سلطنتیں بھی آپؐ کی بدخواہی میں کوشاں رہیں۔ مگر آپؐ صحابہ رضی اللہ عنہم کو وصیت فرما کر تاکید کرتے ہیں۔ کہ تم ملکوں کو جب فتح کرو گے تو مصریوں کا لحاظ ضرور رکھنا وہاں کی ہماری ماں تھی۔ جو ہو گذری کسی قوم کے ساتھ۔ آپؐ کے دل میں کوئی نفسانی کدورت نہ تھی۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے خاندانوں میں شادیاں کی گئیں۔ تا وہ مسلمانوں کی مائیں کہلا سکیں۔ کہاں وہ موذی خون کے پیاسے اور کہاں یہ ان کی سرفرازی۔ یہ ہیں وہ سلوک جو آپؐ نے اپنے خون کے پیاسوں اور بداندیش دشمنوں کے ساتھ کیے

دشمنوں کے متعلق تعلیم

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن اخلاق سے متصف ہونے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور خود جن پر عمل پیرا ہیں وہ ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتے۔ کہ دشمن کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی یا ظلم کو روا رکھا جائے۔ بھلا جو رب العالمین الرحمٰن الرحیم کو مدنظر رکھے گا یا تخلقوا باخلاق اللّٰہ جس کا وتیرہ ہوگا یا انہ لا یحب الخائنین جس کے مدنظر ہوگا یا ان اللّٰہ یحب المقسطین واللّٰہ لا یحب المفسدین پر اس کی نظر ہوگی یا ما للظالمین من انصار یا والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللّٰہ یحب المحسنین اور لا اکراہ فی الدین جس کے سامنے ہر وقت رہے گا وہ کس طرح کسی پر ظلم کرے گا یا کسی کے حقوق تلف کرے گا۔ یا کسی کو ناحق مارے گا۔

ظالموں سے سلوک

اہل مکہ کے حالات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق گذر چکے ہیں۔ ذرا دہرائے جائیں۔ ان میں جو کفار مکہ کا سلوک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھا۔ وہ بھی دیکھ لیا جائے اور آپؐ نے جب پوری طاقت کے ساتھ مکہ پر حملہ کر کے انہیں زیر کیا ہے۔ اس وقت کے سلوک کو بھی ذرا نظر انصاف سے دیکھ لیا جائے۔ تو صاف طور سے اس بات کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ آپؐ نے اور آپؐ کے ساتھیوں نے صرف دفاعی جنگ میں کس بات کو مدنظر رکھا تھا۔ اور کفار اور خون کے پیاسے دشمنوں نے جنگ کی بناء کس بات پر رکھی تھی۔ دشمن کو اپنی طاقت اور سطوت کے زمانہ میں جب موقعہ ملتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور آپؐ کے متبعین کے متعلق کیا نیت اور عمل رکھتا تھا۔ اور آپؐ نے اور آپؐ کے ساتھیوں نے اس وقت جبکہ انتقام کے لئے موقعہ حاصل ہوا کس بردباری اور تحمل اور عفو اور درگذر سے کام لیا ہے۔ آپؐ کا اپنے دشمنوں کے ساتھ محض اخلاق اللہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے تاکہ دنیا میں امن اور آرام اور سکھ اور چین پیدا ہو اور پرندے بھی اپنے گھونسلوں میں امن کی نیند سو سکیں تاکہ بے زبان جانوروں تک سے وہی اخلاق برتے جائیں۔ جو ان کے خالق نے ان کی پرورش میں ان کے آرام کے لئے مدنظر رکھے ہیں۔ جو کچھ بھی سلوک اور برتاؤ ہوا ہے وہ بحیثیت جماعت کے ایسا نمایاں طور سے بار بار عمل میں لایا جا چکا تھا۔ کہ ہر فرد بشر میں وہی حالت بطور طبیعت ثانیہ کے بن چکی تھی ٭ باقی

دستور پاکستان اصول اسلامی پر مبنی ہوگا

غلط فہمیاں مت پھیلاؤ

(از مولانا عبدالسلام اعجاز)

پچھلے دنوں جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس لاہور میں ہوا۔ اور جمعیۃ العلمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس کراچی میں ہوا۔ دونوں اجلاسوں میں یہ خیال ظاہر کیا گیا۔ کہ وزیر اعظم محمد علی اور ان کے رفقاء دستور ساز اسمبلی میں ایک "عبوری آئین" کا جو مسودہ پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اسلامی دستور کے اجرا کی کوششوں کو ناتمام بنا دیا جائے۔ بلا شبہ اس وقت بھی بعض اخباروں میں اس مطلب کے چند مضامین شائع ہوئے تھے۔ کہ مذہبی حلقوں کی یہ تشویش بالکل بے جا ہے۔ لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک دفعہ پھر اس کو واضح کر دیا جائے۔ کہ اگر "اسلامی دستور" کا مقصد وہی ہے۔ جو قرار داد مقاصد میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اور جس پر تمام طبقوں کے علماء اپنی مہر تحسین ثبت کر چکے ہیں۔ تو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ موجودہ حکومت ایسا ہی دستور نافذ کرانے کی کوشش کرے گی۔ جو اسلامی جمہوریت۔ مساوات اور معاشرتی عدل پر مبنی ہوگا۔ اور اگر مذہبی حلقوں کا منشاء اس سے علماء کی حکومت قائم کرنا ہے۔ تو یقیناً ایسا دستور نافذ نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ اسلام میں کسی ایک طبقے کے ہاتھوں میں اقتدار حکومت کی باگ سونپ دینا نہ کبھی پہلے جائز تھا نہ اب ہے۔

مسٹر محمد علی نے لندن میں پاکستان کے دستور کے متعلق کچھ باتیں کہی تھیں۔ جن کو توڑ مروڑ کر یہ معنی پہنائے گئے۔ کہ وہ بالکل کسی غیر اسلامی دستور کے حامی ہیں۔ حالانکہ یہ بات مسٹر محمد علی کے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔ چنانچہ یکم اگست کو جب انہوں نے ریڈیو پر اپنی تقریر نشر کی۔ تو اس غلط فہمی کو دور کرنے کی پوری کوشش کی۔ آپ نے فرمایا:۔

"میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم ایک ایسا دستور نافذ کرنے کا عزم مصمم کر چکے ہیں۔ جو جمہوریت اور عدل۔ معاشرت کے ان اصولوں کے بالکل مطابق ہوگا۔ جو اسلام نے قائم کئے ہیں۔ میں نے انگلستان میں جو کچھ کہا تھا۔ وہ صرف اس قدر تھا۔ کہ ہم تھیاکریسی قائم کرنے کے ہرگز حامی نہیں ہیں۔ کیونکہ اسلام نے پاپائیت یا پروہتائی کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ اور پاکستان میں ملا حضرات کی حکومت قائم کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

میرا خیال ہے۔ کہ اس تصریح کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ مسٹر محمد علی یا ان کے رفقائے کار کے عزائم کے متعلق بدگمانی کرے۔ پاکستان میں اسلامی جمہوریت قائم ہوگی۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہماری آئندہ حکومت ایک طرف دور حاضر میں بہترین نظام جمہوریت کا نمونہ ہوگی۔ اور دوسری طرف اس کے اصول کار بالکل وہی ہوں گے۔ جو اسلام نے شرف انسانیت مساوات اور معاشرتی عدل و انصاف کے متعلق ہمیں سکھائے ہیں۔ میرے نزدیک پاکستان کے جدید تعلیم یافتہ حضرات صحیح الخیال اور بے غرض علمائے کرام اور عوام سب اس پر متفق ہیں۔ کہ ہماری مملکت ہر قسم کی ڈکٹیٹر شپ سے پاک ہونی چاہیئے۔ جمہور کو قوانین وضع کرنے کا پورا اختیار ہونا چاہیئے۔ دولت کی منصفانہ تقسیم اور ہر فرد بشر کے لئے موقع کی مساوات مہیا کرنی چاہیئے۔ اور ہماری سیاست و سلطنت اسلام کے اصول صداقت و راستبازی پر مبنی ہونی چاہیئے۔ جب سب کا ان اصول پر اتفاق ہے۔ اور وزیر اعظم ان سے پورا اتفاق ظاہر کر چکے ہیں۔ تو کسی حلقے میں تشویش و اضطراب کی کوئی وجہ نہیں۔ اس مقدس کام یعنی ترتیب دستور میں سب حلقوں کو وزارت پاکستان کے ساتھ پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا ملک اندرونی اختلافات سے بالکل پاک ہو کر مسلمانوں کے عروج۔ ترقی اور آبرومندی کا باعث ہو۔ (منقول از روزنامہ نئی روشنی کراچی ۹ ستمبر ۵۳ء)

چودھری غلام حسن صاحب کی وفات

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ کل بذریعہ تار لائل پور سے مکرم میجر چودھری شریف احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کے والد محترم چودھری غلام حسن صاحب آج صبح (۹/۹/۵۳) لائل پور میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم چودھری صاحب مرحوم کی وفات پر ان کے بڑے بیٹے چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعۃ و چودھری شریف احمد صاحب اور دیگر متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (ادارہ)

نیکی میں آخری آدمی مت بنو

"تمہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو۔ اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکے۔ تو کوشش کرو۔ کہ درمیانی درجہ تمہیں مل جائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر نیکی میں حصہ لے سکو۔ لے لو۔ (آپ کو معلوم ہے۔ کہ اب دسواں مہینہ جا رہا ہے۔ اور سال رواں کا یہ آخری وقت ہے۔ آپ نے اگر اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تو فرمایئے۔ کب کریں گے۔ جبکہ اب یہ آخری وقت بھی آگیا ہے) کم سے کم تم یہ کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

"جب منہ سے وعدہ کر لو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔"

"جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے قربانیاں کریں گے۔ وہ قربانیاں ان کے لئے دنیا میں بھی بڑی بڑی برکتوں کا موجب ہوں گی۔ اور اگلے جہان کا اندازہ نہ تم لگا سکتے ہو۔ اور نہ میں لگا سکتا ہوں۔"

دفتر اول کے مجاہدین کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا ایک لاکھ سے اوپر ہے۔ اور سال رواں یعنی سال ۱۹ کا بھی ایک معتدبہ حصہ قابل ادا ہے۔ کیونکہ وصولی ابھی وقت کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ پس وہ احباب جن کے سال رواں کے وعدے کی رقم قابل ادا ہے۔ اور وہ جن کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ وہ فوری توجہ فرماویں۔ جب تک کسی مجاہد کا بقایا وغیرہ وصول ہو کر انیس سال پورے ادا نہ ہو جائیں گے۔ اس وقت تک اس کا نام فہرست انیس سالہ میں نہ آسکے گا۔ اس لئے ابھی وقت ہے۔ کہ احباب توجہ دیکر اپنا نام انیس سالہ قربانی کرنے والوں میں درج کرالیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

جامعہ نصرت میں داخلہ

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد جامعہ نصرت آٹھ ستمبر کو کھل گیا ہے۔ اسی دن سے فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر کا داخلہ بھی شروع ہے۔ جو دس دن تک جاری رہے گا۔

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی بچیوں کو مرکز میں تعلیم دلوائیں تاکہ مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ کالج کے پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ (ڈائرکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اخبار المصلح میں یہ اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کہ احباب کرام اپنا چندہ جلسہ سالانہ ابھی سے قسطوار ادا کرنا شروع فرمائیں۔ تا کہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء سے قبل ہر ایک احمدی کا چندہ سو فیصدی ادا ہو جائے۔ اور جلسہ سالانہ کے جملہ اخراجات چندہ جلسہ سالانہ کی آمدنی سے پورے ہو جائیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کی جو آمد اس وقت ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ احباب کرام نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ ساتھ کے ساتھ ادا کرنا شروع نہیں فرمایا ہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ سیکرٹری صاحبان مال کی طرف سے اس چندہ کی وصولی میں خاطر خواہ کوشش نہیں کی گئی۔ بہر حال جو بھی صورت ہو۔ اس کا تدارک ابھی سے ہونا ازبس ضروری ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی ابھی سے باقساط شروع فرمائیں۔ نیز چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات کی وصولی کی طرف بھی سیکرٹریان مال کو پوری پوری توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ کئی جماعتوں کے سالم کے سالم چندہ جات جلسہ سالانہ بقایا میں پڑے ہیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا:۔ مرزا بشارت احمد صاحب ولد مرزا نذیر حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان امریکہ

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

نوٹ:۔ فرسٹ ایئر ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ نان میڈیکل و میڈیکل نیز تھرڈ ایئر بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی میں داخلہ ۸ر ستمبر سے شروع ہو کر ۱۵ر ستمبر تک جاری رہے گا۔ تھرڈ ایئر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام کالج میں ہے ایسے مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے۔ تفاصیل کیلئے کالج کے پراسپکٹس طلب کریں۔ (پرنسپل)

چندہ سالانہ اجتماع!

خدام الاحمدیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع امسال انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳۔۲۴۔۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں جن کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ چندہ سالانہ اجتماع جلد از جلد حسب سابق مقررہ شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ انتظامات میں سہولت ہو۔ اور اجناس بروقت مناسب قیمت پر خریدی جا سکیں۔

یہ بات یاد رہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی ہر خادم کے لئے لازمی ہے۔ بعض جگہوں سے اس قسم کے اعتراضات آجاتے ہیں۔ کہ ہم چونکہ اجتماع پر نہیں جا رہے۔ اس لئے چندہ کی ادائیگی ضروری نہیں۔ یہ اعتراض درست نہیں۔ اجتماع کا چندہ اپنی مقررہ شرح کے مطابق ہر خادم کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر ابھی سے یہ ادائیگی ہو جائے گی۔ تو مرکزی کارکنان کے لئے کام میں بہت سہولت ہوگی۔ چندہ کی شرح حسب ذیل ہے:۔

آمد	شرح
۷۵ روپیہ تک آمد رکھنے والے خدام سے	ایک روپیہ فی کس
۷۵ سے ۱۵۰ روپے تک ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے	ڈیڑھ روپیہ فی کس
۱۵۰ سے ۳۰۰ 〃 〃 〃 〃	دو روپیہ فی کس
۳۰۰ روپیہ سے زائد 〃 〃 〃	ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لازمی چندوں کی ادائیگی ہر احمدی پر فرض ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہر فرد جماعت پر بعض ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک ذمہ واری یہ ہے۔ کہ آمد کا خاص حصہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ ایک بڑا طبقہ اپنی ذمہ واری کو بطریق احسن پورا کر رہا ہے۔ لیکن کئی دوست ایسے ہیں جو سستی دکھاتے ہیں۔ یا بعض بالکل ادا نہیں کرتے جس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ ایسے احباب جماعت کے ساتھ چلنے کو تیار نہیں۔ کیونکہ جماعت کے ساتھ چلنے کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے اس میں وہ حصہ نہیں لیتے۔ سو مؤخر الذکر احباب کے لئے قانون یہ ہے۔ کہ ان کو ہر طرح سے اور ہر ممکن ذریعہ سے ترغیب دی جائے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ اگر وہ پوری شرح سے چندہ دینے سے معذور ہوں۔ تو اپنی معذوری بیان کر کے شرح سے کم چندہ دینے کی منظوری حاصل کریں۔ لیکن اگر باوجود ہر قسم کی کوشش کے اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ان کی رپورٹ نظارت امور عامہ میں کی جائے۔ اور نظارت بیت المال کو اس کی اطلاع دی جائے۔

اس ضمن میں یہ امر واضح رہے۔ کہ اس قسم کے نادہندوں کی رپورٹ کرنا عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ اور اگر اس میں کوتاہی کریں۔ تو وہ ایسے افراد کے بجٹ کو پورا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ (ناظر بیت المال)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے لئے پاکستان کا وفد

کراچی ۹ر ستمبر۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ پاکستان کے اس وفد کے صدر ہوں گے۔ جو اقوام متحدہ کے آٹھویں باقاعدہ اجلاس میں شریک ہوگا۔ یہ اجلاس نیویارک میں ۱۵ر ستمبر سے شروع ہوگا۔ پاکستانی وفد کے دوسرے ارکان حسب ذیل ہوں گے:۔

نمائندے:۔ مسٹر اے۔ ایس بخاری۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ مسٹر شمس الرحمن رکن مجلس دستور ساز پاکستان۔ حکیم محمد احسن۔ کراچی اور سید معصوم شاہ رکن مجلس قانون ساز صوبہ شمال مغربی سرحدی۔

متبادل نمائندے:۔ خواجہ محمد صفدر رکن مجلس قانون ساز اور مسٹر لال شاہ بخاری ہالینڈ میں پاکستان کے نائب سفیر

مشیر اور معتمد:۔ مسٹر آر۔ اے۔ ایس چغتائی۔ لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کے معتمد اول اور مسٹر شفقت علی۔ آنریبل وزیر امور خارجہ کے پرائیویٹ سیکرٹری۔

جنرل سر ہارڈنگ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جائیں گے

لندن ۹ر ستمبر۔ وزارت تعلقات دولت مشترکہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل سر جان ہارڈنگ چیف امپیریل جنرل سٹاف اکتوبر میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا دورہ کریں گے۔ اور ان دونوں حکومتوں کے چیف آف سٹاف سے مذاکرات ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس دورہ کا فیصلہ پچھلے جون میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظموں کی کانفرنس میں کیا گیا۔

شاہ اردن بھائیوں سمیت لندن چلے گئے

روم ۹ر ستمبر۔ اردن کے بادشاہ حسین اپنے بھائیوں شہزادہ محمد اور شہزادہ حسن کے ہمراہ جو عمان سے روم پہنچے تھے بذریعہ طیارہ لندن چلے گئے۔

دنیائے عرب کی علمی سرگرمیاں

اسکندریہ ۹ر ستمبر۔ عرب سائنٹیفک کانفرنس

نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ اس کانفرنس میں تمام عرب ملکوں کے تقریباً تین صد نمائندے شریک ہوئے اور یہ قراردادیں منظور کی گئیں۔ تمام عرب یونیورسٹیوں میں عربی کو سرکاری زبان تسلیم کیا جائے گا۔ اب تمام عرب ممالک کے سائنسی اداروں کی ایک مشترکہ فیڈریشن بنائی جائے گی۔ تاکہ سائنسی تحقیقات کے کام کی حوصلہ افزائی ہو سکے عربی میں سائنسی اصطلاحات کو معیاری بنایا جائے گا اور سائنسی تحقیقات کے لئے ایک مستقل کمیٹی بنائی جائے گی۔

عالمی بینک نے ۷ کروڑ ۸۶ لاکھ ڈالر قرض دیئے

واشنگٹن ۹ر ستمبر۔ عالمی بنک کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ۳۰ر جون ۱۹۵۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں جو ممالک کو قرضے دیئے گئے تھے وہ آسٹریلیا یوگوسلاویہ۔ فن لینڈ۔ آئس لینڈ۔ پیرو کولمبیا۔ شمالی رہوڈیشیا اور برازیل ان قرضوں کی مجموعی رقم ۷ کروڑ ۸۶ لاکھ ڈالر تھی۔

شام میں پاکستانی وزیر مختار کی واپسی

دمشق ۱۰ر ستمبر۔ فریضہ حج ادا کرنے کے بعد دمشق میں پاکستان کے وزیر مختار ڈاکٹر محمود حسن اپنے عہدہ پر واپس آگئے ہیں۔

پاکستانی حج کی نجیب سے ملاقات

قاہرہ ۹ر ستمبر۔ صدر نجیب نے پاکستان کے چیف جج مسٹر عبد الرحمن کو جو اس وقت مصر میں ہیں شرف ملاقات بخشا۔

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

اخبار المصلح کراچی میں کئی بار اعلان شائع کرایا جا چکا ہے کہ مسجد مبارک کی تکمیل کے لئے ابھی بیس اکیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف کماحقہ توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے جلد تر مناسب کارروائی فرمائیں۔

ایسے دوست جنہوں نے اس سے قبل مسجد مبارک کے چندہ کی ادائیگی میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے لئے بھی یہ ایک ثواب کا موقع ہے۔ کہ وہ حتی المقدور اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کریں۔

مکرم امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور دوستوں سے نقد یا وعدوں کی فہرستیں لے کر نظارت ہذا میں بھجوائیں جو رقم وصول ہو وہ بمد چندہ مسجد مبارک ربوہ کے حساب میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

عارضی آئین کا مقصد دستور سازی کے کام کو آگے بڑھانا ہے!

مرکزی وزارتوں کی از سر نو تشکیل وزراء کے محکموں میں عنقریب رد و بدل کیا جائیگا

وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی پریس کانفرنس

کراچی ۹ ستمبر۔ وزیر اعظم محمد علی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک کے لئے عارضی آئین بنانے کی جو تجویز زیر غور ہے اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ آئین سازی کا کام ترقی کر سکے۔ گذشتہ ۶ سال سے آئین سازی کے کام میں اختلافات کے باعث کچھ نہ ہو سکا۔ عارضی آئین کا مقصد یہ ہے کہ ان دفعات کی بنا پر جن لوگوں کو کامل اتفاق ہے عارضی آئین بنا دیا جائے تاکہ آئین سازی کا کام ترقی کر سکے۔ اور پھر ملک کے عوام کی امنگوں کے مطابق ایک مستقل آئین بن سکے۔ اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ "عارضی آئین" کے غلط معنی سمجھے گئے ہیں۔ عارضی آئین کا مقصد آئین سازی کے کام کو روکنا نہیں عوام کی خواہشات کے خلاف کوئی کام نہیں کیا جا رہا۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ بجٹ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق حکومت اپنی انتظامی مشینری کو درست کرنے کی غرض سے چند محکموں کو توڑ کر دوسرے محکموں میں مدغم کرنے۔ چند وزارتوں کو توڑنے اور چند کو ایک دوسرے سے ملانے کے بارے میں اس ماہ کے آخر تک قطعی فیصلہ کرے گی۔

پریس کانفرنس کے آغاز پر وزیر اعظم نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ وہ کافی عرصہ سے پریس کانفرنس منعقد نہ کر سکے۔ جب چند اخبار نویسوں نے ان سے شکایت کی۔ کہ بعض سرکاری افسر خبریں بتانے سے گریز کرتے ہیں۔ اور اہم معاملات کی تصدیق کے لئے وزیر اعظم تک پہنچنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ تو وزیر اعظم نے کہا۔ کہ افسر حکومت کی پالیسی سے متعلق امور کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم ہوا سے رابطہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے عوام کے نمائندے ذمہ دار موجود ہیں۔ اس کے بعد وزیر اعظم سے کراچی میں پانی کی سپلائی سے کشمیر تک کے مسائل پر سوالات کئے گئے۔ ان سے پوچھا گیا۔ سوال: آپ نے پنڈت نہرو کو حال ہی میں کس سلسلہ میں مراسلہ بھیجا ہے۔ جواب: میرے خط کے جواب میں پنڈت نہرو کے دو خطوط مجھے دہلی سے واپسی کے بعد سے اب تک موصول ہو چکے ہیں۔ ایک میرے پہلے خط کے جواب میں تھا۔ اور دوسرا میری تجاویز کے تفصیلی جواب کے لئے تھا۔ میں نے اب ان کے دوسرے خط کا جواب بھیجا ہے۔ ابھی میرے آخری خط کا جواب نہیں آیا ہے۔

سوال: کیا آپ کو ڈان کی اس رائے سے اتفاق ہے۔ کہ کشمیر کا معاملہ پھر سے اقوام متحدہ میں زیر غور آنا چاہیئے؟

جواب: میں اس پر کوئی تبصرہ نہیں کر سکتا۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ کو زیادہ تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ میں اخبارات سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ اس وقت جب کہ مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک جنگجویانہ ماحول پیدا نہ کریں۔

سوال: کیا مذاکرات آج بھی اتنے ہی امید افزا نظر آتے ہیں۔ جتنے کہ دہلی کے سمجھوتہ کے وقت تھے؟

جواب: صورت حال جیسی تھی ویسی ہی ہے۔ نہ حالات بگڑے ہیں اور نہ سدھرے ہیں۔

سوال: کشمیر کے متعلق بات چیت کی کامیابی کے متعلق آپ لندن سے واپسی پر جس قدر پر امید تھے۔ کیا اب بھی اسی قدر پر امید ہیں؟

جواب: یہ ذرا ٹیڑھا سوال ہے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

سوال: کیا ایڈمرل نمٹز نے حکومت کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ناظم رائے شماری کا عہدہ نہ سنبھال سکیں گے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا اقوام متحدہ نے آپ کو اس کی اطلاع بھیجی ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا آپ نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ ایڈمرل نمٹز کو مستعفی ہونے سے باز رکھے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا ایسی کوئی تحریک حکومت کی جانب سے ہوئی ہے کہ ایڈمرل نمٹز کو استعفیٰ سے باز رکھا جائے؟

جواب: نہیں۔ مگر آپ لوگ اس کے علاوہ کسی دوسرے پر سوالات کیوں نہیں کرتے۔ میں اس وقت کشمیر کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتا۔

سوال: بھارت نے آپ کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ ایڈمرل نمٹز کو ناظم رائے شماری بنانا پسند نہ کریگا اور کیا آپ نہرو سے کوئی اور ملاقات کرنے والے ہیں؟

جواب: آپ اس مسئلہ کو چھوڑ دیجئے۔

تجارتی پالیسی

وزیر اعظم نے بتایا۔ کہ حکومت نے اپنی درآمدی پالیسی مرتب کر لی ہے۔ اور اس کا جلد اعلان کیا جائیگا جب ان سے پوچھا گیا۔ کیا وزیر تجارت مقرر نہیں کیا جائیگا؟ جواب: وزیر تجارت اس وقت بھی کام کر رہے ہیں البتہ تقرر کی ضرورت ہے۔

وزیر اعظم نے بتایا کہ حکومت وزارت تجارت و صنعت کو ملا کر ایک کر دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ بجٹ کمیٹی کی کئی اور سفارشات بھی زیر غور ہیں ہم حکومت کی مشینری کو سدھارنا چاہتے ہیں۔ اس لئے چند وزارتوں کو توڑنے اور چند محکموں کو ملا دینے کے سوال پر اس ماہ کے آخر تک اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ وزارت صحت و تعمیرات کو توڑ کر سوشل سروس کی وزارت قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

سوال: کیا اس کے لئے کابینہ میں رد و بدل کرنا پڑے گا؟

جواب: کابینہ میں رد و بدل تو نہ ہوگی البتہ عہدوں میں رد و بدل ہوگی۔

آئین سازی کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ عارضی آئین کے متعلق لوگوں میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ در اصل چھ سال سے آئین اس لئے

(باقی صفحہ ۸ پر)

وزیراعظم کی پریس کانفرنس
(بقیہ صفحہ ۷)

نہیں بن سکا۔ کہ چند امور پر مکمل تصفیہ نہیں ہوتا ہم آئین سازی کے معاملہ میں کچھ کام کرنا چاہتے ہیں اور مکمل تصفیہ کا انتظار کئے بغیر ہم نے عارضی آئین بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ عارضی آئین کے مفہوم کو دراصل غلط سمجھا گیا ہے۔ اس کا مقصد آئین سازی کو روکنا نہیں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ان دفعات کو جس کے متعلق مختلف طبقوں میں پورا اتفاق ہے کہ ہم ایک عارضی آئین بنالیں۔ تاکہ ہم آگے بڑھتے رہیں۔ اور ایک ایسا آئین بنا سکیں۔ جو ہمارے عوام کی فطری قابلیت کے مطابق ہو۔
وزیراعظم نے کہا۔ کہ مشرقی بنگال اسمبلی پارٹی نے عارضی آئین کے متعلق جو فیصلہ کر دیا ہے۔ وہ قبل از وقت ہے۔ کیونکہ عارضی آئین کی تفصیلات سے پارٹی کے ممبر واقف نہ تھے۔ ورنہ وہ ایسا نہ کرتے۔ مرکزی حکومت کے وہ وزراء جو مشرقی بنگال اسمبلی کے نمائندے ہیں۔ پارٹی کے جلسے میں شریک ہوئے۔ لیکن وہ وہاں عارضی آئین کے متعلق ان لوگوں کو کچھ بتا نہ سکے۔ مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کوئی ایسی بات منظور نہ کرے گی۔ جہاں اختلاف رائے پایا جاتا ہو۔ عارضی آئین کے متعلق عوام اور مختلف جماعتوں یا گروہوں کی تشویش بے کار ہے۔ اس لئے کہ عوام کی خواہشات کے خلاف کوئی چیز نہیں کی جائے گی۔ اور عارضی آئین میں صرف وہ باتیں شامل کی جائیں گی جن پر سب کو اتفاق ہو۔ مشرقی بنگال اسمبلی پارٹی کی رائے کا ہمیں احترام ہے۔
لیکن ہمارے لئے اس پر چلنا لازم نہیں۔ مرکزی حکومت تو مرکزی مجلس قانون ساز کو جواب دہ ہے۔ دستوریہ میں مشرقی پاکستان کے ممبروں کو چاہیے کہ وہ اپنے نظریات پارٹی میں پیش کریں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ مجھے بھی مشرقی بنگال اسمبلی پارٹی کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔

دستور ساز اسمبلی:۔ وزیراعظم سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا موجودہ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کی بھی کوئی تجویز ہے؟
جواب:۔ دستور ساز اسمبلی کے توڑے جانے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اور نہ ہی حکومت یا کسی ایک فرد کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے۔ دستور ساز اسمبلی خود مختار ادارہ ہے۔ دستوریہ خود چاہے تو سیاسی "ہراکیری" (خودکشی) کر سکتی ہے۔ وزیراعظم نے بتایا۔ کہ دستور ساز اسمبلی میں سفراء وغیرہ کی رکنیت پر پابندی کے متعلق باقاعدہ قواعد و ضوابط موجود نہیں اور قانون میں یہ بات واضح کی گئی ہے۔ کہ سرکاری عہدیدار اس ادارے کے ممبر رہ سکتے ہیں یا نہیں۔
ہمیں اس کے متعلق واضح قواعد و ضوابط مرتب کرنے ہوں گے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ گورنر جنرل نے اور گورنر صوبہ سرحد نے دستوریہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ پاکستان کے سفیر مقیم جرمنی ڈاکٹر عمر حیات ملک سے جب استعفیٰ دینے کے لئے کہا گیا۔ تو انہوں نے ایک خط میں چند باتوں کی وضاحت طلب کی۔ ان کو جواب بھیجدیا گیا ہے۔ مگر ان کے فیصلے کی ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ وزیراعظم نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جاپان سے تجارتی معاہدے کی بات چیت یا تو آخری مراحل سے گزر رہی ہے یا گزر چکی ہے۔ جاپان کے لئے جو تجارتی لائسنس جاری ہوئے تھے۔ ان کی میعاد میں بھی حکومت توسیع کرے گی۔

دولت مشترکہ:۔ پاکستان اور دولت مشترکہ کے آئندہ تعلقات کے بارے میں وزیراعظم سے متعدد سوالات کئے گئے۔
سوال:۔ پاکستان اور دولت مشترکہ کے آئندہ تعلقات کیا ہوں گے؟
جواب:۔ یہ فیصلہ تو دستور ساز اسمبلی کرے گی
سوال:۔ کیا پاکستان کو جمہوریہ قرار دینے کے بارے کوئی قرارداد آپ اسمبلی میں پیش کریں گے؟
جواب:۔ سوال ایک نئے آئین کے مرتب کرنے کا ہے۔ جس میں پاکستان کی آئندہ حیثیت اور کیریکٹر کا تعین کیا جائے گا۔ دستور ساز اسمبلی کو جو ایک خود مختار ادارہ ہے۔ اس سلسلے میں فیصلہ کرنا ہوگا"
سوال:۔ کیا یہ تجویز آئندہ آنے والے اجلاس میں پیش ہوگی؟
جواب:۔ اس بات کا انحصار دستوریہ کے ممبروں پر ہے۔
سوال:۔ کیا پاکستان کو جمہوریہ بنانے کے سوال پر دستوریہ کے ممبروں میں کامل اتفاق رائے پایا جاتا ہے؟
جواب:۔ پارٹی کو سادہ فیصلہ کرتا ہے۔ وہ اپنی مرضی کی مختار ہے۔ سب سے پہلے تو اسے لیڈر کا انتخاب کرنا ہے
سوال:۔ کیا پاکستان امریکہ سے تجارتی اور دوستی کا کوئی معاہدہ کرنے والا ہے۔ اور اس معاہدے کی تکمیل کی راہ میں زرمبادلہ کی پابندیاں حائل ہیں؟
جواب:۔ وہاں بیرونی سرمایہ پاکستان میں لگائے جانے کے متعلق یہ پابندیاں موجود ہیں۔ جہاں تک ایک دوسرے ملک کے باشندوں کو مراعات دینے کا سوال ہے۔ امریکہ پاکستان کو چند مراعات دے گا جن کے بدلے وہ ہم سے چند مراعات حاصل کرے گا۔
وزیراعظم نے بتایا۔ کہ کوریا کانفرنس کے سلسلہ میں پاکستان نے بھارت کے حق میں ووٹ نہیں دیا۔ پاکستان کوریا میں امن چاہتا تھا۔ اور چند ممبر بھارت کی رکنیت کی مخالفت کر رہے تھے۔ بھارت کو ایسی صورت میں رکنیت کے لئے زور نہ دینا چاہیے تھا۔ کیونکہ اندیشہ تھا۔ کہ اس کے اڑے رہنے سے اصل مقصد فوت ہو جائیگا۔ چنانچہ پاکستان نے بھارت کے خلاف ووٹ دیا۔
ایک جرمن اخبار نویس نے وزیراعظم سے مغربی جمہوریہ جرمنی کے نئے انتخاب کے متعلق رائے معلوم کرنی چاہی۔ تو وزیراعظم نے کہا۔ "یہ وہاں کا اندرونی معاملہ ہے۔ آپ مجھ سے یہ توقع تو نہ رکھیں گے۔ کہ مسٹر ڈلس کے نقش قدم پر چلوں گا۔ یا میں مسٹر ڈلس کی طرح ہوں۔ کہ اس پر تبصرہ کروں۔

فوج میں تخفیف:۔ وزیراعظم نے بتایا کہ افواج میں تخفیف روکنے کے احکام انہوں نے جاری کر دیئے تھے۔ لیکن غالباً وزارت دفاع نے تخفیف تو روک دی۔ لیکن جن لوگوں کو میرے احکام سے پہلے برطرفی کے نوٹس ملے ہیں۔ ان پر ان کا اطلاق نہ کیا۔ میں جلد وزارت دفاع کے سکرٹری سے بات چیت کر کے اس مسئلہ کو طے کروں گا۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ وہ اس بات سے ناواقف ہیں۔ کہ ناقص طیارے حکومت نے خرید لئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں اس کی معلومات کروں گا۔ ممکن ہے طیاروں کے پرزوں کے لئے خریدے گئے ہوں۔
وزیراعظم سے دریافت کیا گیا۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے پاکستان بھارت کی مسز وجے لکشمی پنڈت کی کیوں حمایت کر رہا ہے۔
وزیراعظم:۔ "اسکی کئی وجوہ ہیں"
سوال۔ "ان میں سے کوئی ایک بتلایئے"۔
جواب۔ "میں کیوں بتاؤں۔ وجوہات تو بالکل ظاہر ہیں"
سوال:۔ "آپ اب تک سرحد اور پنجاب کے دورے پر نہیں گئے۔ وہاں کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ ان سے سوتیلے بھائی جیسا سلوک کر رہے ہیں۔ اور وہ ناراض ہیں؟"
جواب۔ نہیں ناراض نہیں ہیں۔
ایک ترک اخبار نویس خاتون نے دریافت کیا۔ کہ ترکی میں نئے پاکستانی سفیر کا تقرر کب کیا جائیگا۔
وزیراعظم:۔ "عنقریب"۔
سوال:۔ "کیا تقرر بہت جلد کیا جائیگا۔"
جواب۔ "بہت جلد"
سوال:۔ "پہلے تو اس میں آٹھ ماہ لگے تھے۔"
جواب "اب کے اتنے مہینے نہیں لگیں گے"۔

پانی کی گندگی:۔ وزیراعظم نے کراچی میں پانی کی گندگی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ بعض جگہ پانی میں گندگی اس لئے شامل ہوئی۔ کہ مین پائپ کے قریب مہاجر آباد تھے۔ اب ان کو ایسی جگہوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ زیر زمین پائپ پرانے ہو گئے ہیں۔ اور ان میں زمین کا میلا پانی چلا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں کام کیا جا رہا ہے۔ اور پانی کی سپلائی بہتر بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

امریکہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی کانفرنس

واشنگٹن ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل انزد میں ہونے والے ایک ضروری اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے امریکہ کے وزیر خارجہ جان فوسٹر ڈلس امریکن وفد کے قائد کی حیثیت سے انزد جائیں گے۔ یہ وفد چار امریکنوں پر مشتمل ہوگا۔ انزد کونسل جو پچھلے سال امریکہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان حفاظتی معاہدہ

عبدالقیوم خاں واپس آرہے ہیں

کراچی ۱۰ ستمبر۔ آنریبل خان عبدالقیوم خاں وزیر صنعت غذا و زراعت حکومت پاکستان مشرقی بنگال کا دورہ کر کے بتاریخ ۱۰ ستمبر پنجشنبہ اور جمعہ کی درمیانی شب میں ۲ بج کر ۲۰ منٹ پر پین امریکن ایرویز کے طیارہ سے کراچی پہنچیں گے۔

فن لینڈ اور پاکستان کی دوستی کی سوسائٹی

اسٹاک ہوم (تاخیر سے) پاکستان کے قومی دن کے موقعہ پر ہلسنکی میں فن لینڈ اور پاکستان کی دوستی کی سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ پروفیسر آرس سیلونن سوسائٹی کے صدر منتخب ہوئے اور مسٹر دائی دھر جو ایک وکیل اور فن لینڈ کے ایک ممتاز مسلمان ہیں۔ سیکرٹری منتخب کئے گئے۔ اور ان کے ذمہ قوانین کی تشکیل اور سوسائٹی کی افتتاحی میٹنگ منعقد کرنے کا کام سپرد کیا گیا۔

وزیر مواصلات کوئٹہ جائیں گے

کراچی ۱۵ ستمبر۔ آنریبل سردار بہادر خاں وزیر مواصلات حکومت پاکستان ۱۱ ستمبر کو کراچی سے ایک ہفتہ کے لئے بلوچستان جا رہے ہیں۔ آنریبل وزیر موصوف کوئٹہ کے دوران قیام میں نئے ریلوے ٹی بی سینیٹوریم کا معائنہ کریں گے۔ امکانات ہیں کہ موصوف اسپرزنڈ سے کولہ کی کانوں کے علاقہ تک جانے والی مجوزہ ریلوے لائن کی قطار بندی بھی دیکھیں گے۔ امید ہے کہ سردار بہادر خاں ۱۹ ستمبر کو کراچی واپس آئیں گے

براہ راست زاہدان اور میر جاوا کے ٹکٹ نہیں مل سکتے

لاہور ۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ایرانی سرزمین کے ریلوے اسٹیشنوں میر جاوہ اور زاہدان کے لئے پاکستان کے اسٹیشن نوک کنڈی کے علاوہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی اسٹیشن سے مسافر اور سامان بک نہیں ہو سکتا۔ وہاں جانے والے مسافر نوک کنڈی تک کا ٹکٹ حاصل کر سکیں گے اور وہاں سے سفر کے کاغذات درست ہونے پر میر جاوہ اور زاہدان کا ٹکٹ مل سکے گا۔ ۷ ستمبر سے میر جاوا اور نوک کنڈی کے درمیان (کوئٹہ ڈویژن) واڑے چاہ ٹالٹ (اسٹیشن) بند کر دیا گیا ہے۔

ختم ہو جانے کے بعد عالم وجود میں آئی تھی۔ اس کا موجودہ اجلاس دو روز تک جاری رہے گا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے وفود کے قائدین وہاں کے وزراء خارجہ مسٹر رچرڈ کیسی اور کلفٹن ویب ہوں گے۔